رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم — قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤنگا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء | سہ شنبہ | ۴ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ | نمبر ۲۱

مدینۃ المسیح

جناب ماسٹر محمد الدین کے رخصت لینے پر جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سکرٹری صدر انجمن احمدیہ کے۔ اور چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے ہیڈ ماسٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

گزشتہ ہفتہ میں کوئی اچھی بارش نہونے کی وجہ سے گرمی کسی قدر زیادہ ہوگئی ہے۔

جناب حافظ روشن علی صاحب اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

بمبئی میں تبلیغ

چونکہ ایک روز مخالفین نے انجمن ضیاء الاسلام میں اسپر تقریر کی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہو سکتا ہے جو نبوت کا دعوےٰ کرے وہ جھوٹا ہے اس لئے ہم نے بھی اتوار کے روز تقریر کا موضوع "خاتم النبیین کے حقیقی معنی" تجویز کر کے اور بورڈ لکھکر باہر رکھ دیا۔ خدا کے فضل سے اس تقریر میں بہت آدمی جمع ہوگئے۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کی حقیقت اور خاتم النبیین کی حقیقت کو اچھی طرح سمجھایا۔ اور لوگوں نے نہایت شوق اور غور سے سنا چند مولوی صورت بھی آگئے تھے۔ لیکن کسی کو اعتراض کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ لوگوں کی دلچسپی دیکھ کر وہ بھی خموش بیٹھے سنتے رہے۔

بمبئی میں ناگ پنچمی کا میلہ اور تبلیغ کا نادر موقعہ

۱۲۔ اگست کو ہندوؤں کا مذکورہ بالا میلہ تھا۔ خدا کی شان یہ میلہ بھاسی ودے بھی ہماری بلڈنگ کی سڑک پر تھا کیونکہ اسی سڑک پر ہندوؤں کا مندر واقع ہے۔ اسی روز اس سڑک پر گاڑیوں اور موٹروں کی آمد و رفت بالکل بند تھی۔ صرف دوکانوں کی کثرت اور آدمیوں کا اژدھام تھا گویا بمبئی کی مخلوق ادھر ہی سمٹ کر جمع ہو رہی تھی۔ بلڈنگ کے سامنے جو عیسائیوں کا چرچ ہے اس کے احاطہ اور اس کے دروازہ اور فٹ پاتھ پر پادریوں نے بڑی تیاری کے ساتھ اپنا ڈیرہ لگایا تھا معلوم ہوتا

تھا کہ گویا بمبئی کے تمام عیسائی مشنری اس جگہ جمع ہو گئے ہیں۔ خدا کے فضل سے ہم نے اپنی بلڈنگ کے دروازہ اس کی ریلیز اور فٹ پاتھ پر تبلیغ کا اہتمام کیا۔ اپنے سلسلہ کی کتابوں کی دوکان لگا دی۔ اور انگریزی رسالے جو کہ انجمن میں فروخت کے لئے آئے تھے۔ اور گجراتی زبان میں سیٹھ عبداللہ الدین صاحب کی مجلد اور خوبصورت کتابیں ترجمہ قرآن انگریزی و اردو جو کہ سب مل ملا کر سینکڑوں کی تعداد میں ہو گئی تھیں ایک قرینہ سے سجا دی گئیں گشتی بورڈ کے پردے کھول کر سامنے دیوار کی بلندی پر لگا دیا گیا۔ احمدی احباب گجراتی زبان کے اشتہارات تقسیم کرنے کے لئے کھڑے ہو گئے ہمارے برادر زادہ سلیم احمد نے

"آؤ عیسائیو ادھر آؤ"

نور حق دیکھو راہ حق پاؤ"

جیسی با موقعہ نظم پڑھنی شروع کی۔ پھر میں مسیح کی آمد ثانی پر لیکچر دینے لگا۔ عجیب نظارہ تھا۔ ایک طرف عیسائی مسیح کی آمد کا زمانہ اور اس کے لئے تیاری کا لیکچر دے رہے تھے۔ دوسری طرف ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا رہا تھا کہ وہ مسیح موعود آ گیا۔ ہماری طرف لوگوں کا اژدہام ہو گیا۔ اور بورڈ کو پڑھنے کے لئے مخلوق ٹوٹی پڑتی تھی۔ خصوصاً انگریزوں اور یورپین لیڈیوں کو ہمارے تبلیغی بورڈ نے خاص طور پر اپنی طرف متوجہ کیا۔ سارے میلہ کی پڑھی لکھی آنکھیں اس بورڈ اور اس کی عجیب تحریر کی طرف لگی تھیں۔ علاوہ عوام کے یورپین آفیسر اور لیڈی اور سولجروں کی قطار یا گھوڑوں کے سوار ایسے نہیں تھے۔ جو کہ بغیر اس بورڈ کے پڑھے ہوئے ادھر سے گذرتے تھے۔ یورپین پادریوں نے بھی بغور پڑھا۔ اور اکثر حکام نے گھوڑے کو روک کر درمیان سے آدمیوں کو ہٹا کر از اول تا آخر بورڈ کو پڑھا۔ ہماری اس کشش اور اجتماع کو دیکھ کر پادریوں نے بھی اپنی جگہ پر اپنے لیکچروں میں بڑا زور لگایا۔ اور بجائے ایک جگہ کے دو جگہ ہمارے سامنے سامنے لیکچر دینے لگے۔ احمدی بھائیوں نے باری باری تبلیغ کا حق ادا کیا۔ چودھری سردار علی صاحب نے بھی جوش میں آکر تقریر کی۔ جب وہ تھکے۔ تو میں کھڑا ہوا۔ لوگوں سے سوال و جواب کی نوبت بھی آ گئی مثیل یہود قوم نے بھی اپنی سیرت کے اظہار میں کمی نہیں کی۔ ان کے درمیان سے مختلف قسم کی آوازیں آتی تھیں۔ ایک آواز آئی کہ مسیح آ گیا۔ تو دجال کہاں ہے۔ میں نے ان کو کھینچتا چلا آتا ہوا دجال دکھا دیا۔ اور اس کی حقیقت سمجھا دی۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ اس کے ساتھ تلوار سے جنگ نہیں۔ بلکہ دلائل کے زبردست حربے سے مسیح موعود نے اس کو مغلوب کیا ہے۔ اور یہ زمانہ دلائل کا ہے لیھلك من ھلك عن بینۃ لیکن وہ اس کو نہیں مانتے تھے۔ گویا چاہتے تھے کہ اسی میلے میں لانبا چوڑا سیاہ فام رام لیلا کے کنبہ کرن جیسی نقل کی مخلوق گلے میں بہشت و دوزخ کی جھولیاں ڈالے اور اپنے ستر گز کے شاندار گدھے کی باگ ہاتھ میں تھامے ڈھول باجوں کے ساتھ ان کے سامنے آئے اور اس ڈرامے کا (جو کہ ان کی امانی نے تصنیف کئے ہیں) پارٹ کرے۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں پر امن اور بے تعصب سلطنت کے زیر سایہ رکھا ہے۔ جس کے زیر سایہ ہمیں اپنے عقائد اور مذہب کی تبلیغ کی آزادی حاصل ہے۔ اگر آزادی کا میدان کبھی تنگ ہوا ہے۔ یا ہوتا ہے۔ تو برادران یوسف کے ہاتھوں ہی سے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یورپین لوگ (جن کی تعداد بھی میلے میں کم نہیں تھی) مسیح کی آمد ثانی۔ اور وہ بھی مسلمانوں کے گھر میں دیکھ کر ہائے وائے مچاتے۔ یا چیں بچیں ہوتے مگر ہم نے دیکھا کہ ان میں سے بعض نے تبسم بعض نے حیرانی۔ بعض نے سکوت اور بعض نے ادب کے ساتھ ہمارے اس تبلیغی بورڈ کو پڑھا بعض نے قریب آکر باتیں کیں۔ اور کتابوں کو پڑھا۔ لیکن مثیل یہود قوم کی اچھل کود شام تک رہی مغرب کے وقت لوگوں کا اجتماع کم ہوا۔ ہم لوگوں نے اذان دی اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھی۔ یورپین طبقے میں ہمارے اس بورڈ اور مسیح موعود علیہ السلام کا خوب چرچا ہو گیا۔ میلے کے بعد بھی اب جو کوئی انگریز یا کوئی لیڈی ادھر سے گذرتی ہے۔ تو ہمارے مکان کی طرف یہ لوگ اشارہ کرتے ہیں۔

ساہیوال میں تبلیغ

برادر منظور احمد صاحب کمپونڈر ساہیوال سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۲- اگست کو یہاں حافظ جمال احمد صاحب آئے اور ہر روز وعظ کہتے رہے اگرچہ مخالفین لوگوں کو وعظ میں آنے سے منع کرتے تھے۔ تاہم وہ آتے رہے۔ اور خوب اچھی طرح سنتے رہے۔

درخواست دعا

برادر حافظ ظہور الدین صاحب سوداگر چرم بدایوں کا لڑکا محمد احمد بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے۔ برادر بشیر احمد صاحب خلف مولنا حقانی مرحوم میدان جنگ میں ہیں۔ ان کی صحت و سلامتی کے لئے برادر مرزا محمد حسین صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کوہاٹ کے پھوپی زاد بھائی فضل الٰہی صاحب کا مقدمہ ہے ان کی کامیابی کے لئے۔ برادر عبدالاحد خان صاحب میرٹھ کی اہلیہ بعارضہ ضیق النفس بیمار ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جاوے۔ اور اگر کسی صاحب کو مجرب نسخہ اس مرض کا معلوم ہو تو وہ ہمیں اطلاع دیں ہم شائع کر دیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۔ ۱۰ ۔ ستمبر ۱۹۱۸ء

"پرکاش" "ستیارتھ پرکاش" پر ہمارے اعتراضات کی پڑتال کیوں نہیں کرتا

اخباری دنیا پر یہ بات خوب اچھی طرح روشن ہو چکی ہے ۔ کہ ہم نے اپنے متعدد پرچوں میں "ستیارتھ پرکاش" کی تعلیم پر جو روشنی ڈالی ہے ۔ اور اس پر جس قدر اعتراضات کئے ہیں ۔ ان کا جواب دینے کی جرأت کسی درجن آریہ اخبارات و رسائل میں سے ایک آدھ بار صرف "آریہ پترکا" نے کی ہے ۔ مگر اس نے بھی جواب الجواب پر ایسی مُنہ کی کھائی ہے کہ باوجود ہمارے چیلنج دینے کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکا ۔ اس کے بعد ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کو جو اپنے گھر کے شرمناک حالات کی تشہیر کے ناقابل برداشت بوجھ کے نیچے دبے بیٹھے تھے اور اس غم و الم سے بے حال ہو رہے تھے ۔ اپنی توجہ اور خیال کو کسی اور طرف منتقل کرنے کے لئے ہمارے اعتراضات کے جواب دینے کی سوجھی ۔ اور معلوم ہوتا ہے انھیں اپنا غمگین دل بہلانے کے لئے یہ بات بہت ہی پسند آئی ۔ کیونکہ انھوں نے باوجود اس معاملہ میں تمام آریہ اخبارات کی ناکامی کو ملاحظہ کرتے ہوئے لکھدیا ۔ کہ

"اگلے ہفتہ ہم ان اعتراضات کی پڑتال کریں گے ۔ جو ہمارے مخالفوں نے "ستیارتھ پرکاش" پر کئے ہیں"

یہ الفاظ انھوں نے ۔ ۲ ۔ اگست کے پرچہ میں شائع کئے ۔ جن پر اب پانچواں ہفتہ گذر رہا ہے ۔ لیکن تاحال وہ "ستیارتھ پرکاش" پر کئے ہوئے کسی ایک اعتراض کا بھی تو جواب نہیں دے سکے ۔ اور نہ صرف کوئی جواب ہی نہیں دے سکے بلکہ اپنی نامرادی کو محسوس کر کے جواب دینے کی آمادگی پر بھی قائم نہیں رہ سکے ۔ اور لکھ دیا ہے کہ

"جس وقت "ستیارتھ پرکاش" کا نقد پیش ہو گا ۔ ہم جواب دیں گے ۔ ہمارے مخالف جانتے ہیں ۔ کہ ہم کئی بار جواب دے چکے ہیں ۔ ہم الزامات سے گھبرایا نہیں کرتے کئی بار جواب دے چکے ہیں"

اس کے متعلق ہم ایڈیٹر صاحب "پرکاش" سے بڑے ادب کے ساتھ صرف اس قدر دریافت کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ اگر آپ نے "ستیارتھ پرکاش" کے اعتراضات کا یہی جواب دینا تھا ۔ تو اسے "اگلے ہفتہ" پر اُٹھا رکھنے کی کیا ضرورت تھی اور کیوں آپ نے ان اعتراضات کی پڑتال کا بیڑا اُٹھایا تھا ۔ کیوں نہ پہلے ہی کہدیا کہ "ہم کئی بار جواب دے چکے ہیں" بات دراصل یہ ہے ۔ کہ آپ نے لکھنے کو تو لکھ دیا کہ

"اگلے ہفتہ ہم ان اعتراضات کی پڑتال کرینگے جو ہمارے مخالفوں نے ستیارتھ پرکاش پر کئے ہیں"

لیکن جب اگلا ہفتہ آیا ۔ اور آپ اعتراضات کی پڑتال کرنے بیٹھے ۔ تو آپ کو پتہ لگ گیا کہ "الفضل" کے کئے ہوئے اعتراضات کا جواب دینا خالہ جی کا گھر نہیں ہے ۔ پس اس بات نے آپ کو یہ لکھنے پر مجبور کیا کہ "ہم کئی بار جواب دے چکے ہیں" جس وقت یہ فقرہ آپ کے قلم سے نکلا اُس وقت آپ کو جس قدر پریشانی لاحق ہوئی اس کا کسی قدر اندازہ صرف اڑھائی سطر کی عبارت میں اس فقرہ کے دو بار لانے سے ہو سکتا ہے ۔ کاش یہ لکھتے وقت آپ کے حواس بجا ہوتے ۔ تا آپ یہ سمجھ سکتے ۔ کہ دو بار نہیں ۔ بلکہ دو ہزار بار بھی آپ کے یہ لکھ دینے سے ۔ کہ "ہم کئی بار جواب دے چکے ہیں" الفضل کے اعتراضات کے جواب نہیں ہو جائیں گے ۔ اب آپ ہی فرمایئے ۔ کہ ہمارے اعتراضات کے جواب میں آپ کا یہ لکھدینا کیا اس بات کا ثبوت نہیں ہے ۔ کہ آپ سے ان اعتراضات کا کوئی جواب ہی نہیں بن پڑا ۔ پھر کیا آپ کا ایک مرتد کی طرف سے قرآن کریم پر نہایت لغو اور بیہودہ اعتراضات شائع کرنا آپ کو کھسیانی بلی کھمبا نوچے کا مصداق نہیں بنا رہا ۔ آپ کا فرض تھا کہ اپنے اقرار کے مطابق پہلے ان اعتراضات کا نمبروار جواب دیتے ۔ جو ہم نے "ستیارتھ پرکاش" پر کئے ہیں ۔ اور پھر جو چاہتے کرتے ۔ لیکن آپ نے نہ تو کسی ایک اعتراض کا جواب دینے کی جرأت کرنے ۔ اور نہ ہی خود اعتراض کرنے کی ہمت دکھلانے نے آپ کی حقیقت کو واضح کر دیا ہے ۔ اور یہ اچھی طرح ثابت ہو چکا ہے ۔ کہ آپ کسی رنگ میں بھی ہمارے سامنے ٹھہرنے کی طاقت نہیں رکھتے بلکہ ایسے بودے اور کم حوصلہ ہیں ۔ کہ گھر بیٹھے ہی آپ کی روح فنا ہو رہی ہے ۔ اگر اس کا اعتراف کرنے میں آپ کو کوئی عذر ہو تو ہم آپ کو پھر موقعہ دیتے ہیں ۔ اور بڑے زور سے توجہ دلاتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ اعتراضات کے جواب دیجئے اور اس کے بعد دل کھول کر قرآن شریف پر اعتراض کیجئے جن کے جواب میں ہم آپ کی طرح یہ نہیں کہیں گے ۔ کہ ۔ "پہلے کئی بار جواب دیئے جا چکے ہیں" ۔ بلکہ ایسے جواب دیں گے ۔ کہ آپ کا

ناطقہ بند ہو جائیگا۔ پس اگر کچھ ہمت اور طاقت ہو تو اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر "ستیارتھ پرکاش" پر کئے ہوئے اعتراضات کے جواب لکھنے والے ٹوٹے ہوئے قلم اور رعشہ زدہ ہاتھ کو سنبھالئے حواس کو بجا اور دل کو مضبوط کر کے سامنے آیئے اور پھر مزا دیکھئے۔ ورنہ شرم اور ندامت کے مارے ڈوب مریئے۔ کہ اقرار کر کے اس کے پورا کرنے سے پہلوتہی کر رہے ہیں۔ اگر آپ میں غیرت ہوتی۔ تو گو آپ کو کس قدر بھی ناکامی اور نامرادی کا سامنا ہوتا۔ تو بھی اپنے اقرار سے نہ پھرتے۔ اور اسے پورا کر کے دکھلانے کی کوشش کرتے۔ لیکن افسوس کہ آپ اس طرح کنی کترا رہے ہیں۔ کہ گویا کبھی کیا ہی نہ تھا۔ اور ایک بے علم اور جاہل شخص کو اپنی بجائے پیش کر رہے ہیں۔ اور وہ بھی ہمارے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے نہیں بلکہ مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کے ان نوٹوں پر اعتراض کرنے کے لئے جو انھوں نے اپنی طرف سے لکھے ہیں آپ کی ناکامی اور نامرادی کی دوسری دلیل ہے۔

ہمیں بہت خوشی ہوتی اگر آپ خود ہمارے سامنے آتے۔ اور مہاشہ ست دیو سابق غلام حیدر "ایسے ناقابل خطاب شخص کو اپنی بجائے پیش نہ کرتے۔ لیکن چونکہ آپ کو اس کی ذات پر بہت بڑا فخر ہے اور اسے آریہ سماج کا قائم مقام بنا کر پیش کیا گیا ہے اس لئے اس کے اعتراضات کے متعلق آپ کو یہاں اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ان تمام اعتراضات کی بنا مولوی وحید الزمان صاحب حیدر آبادی کے نوٹوں پر رکھی گئی ہے۔ جن کے ہم ذمہ وار نہیں ہیں کیونکہ مولوی صاحب موصوف کے ذاتی خیالات ہمارے نزدیک کسی قسم کی وقعت نہیں رکھتے اور نہ ہم انھیں کچھ ملتے ہیں۔ ہم قرآن کریم کے الفاظ کو ماننے والے ہیں۔ نہ کہ زید و بکر کے خیالات کو۔ اس لئے ان اعتراضات کے جواب دینے کے ہم ذمہ وار نہیں ہیں۔ جو قرآن کریم کے الفاظ پر نہیں بلکہ ایک شخص کے ذاتی خیالات پر کئے گئے ہیں معلوم نہیں ایڈیٹر صاحب "پرکاش" ایسے اعتراضات پر کیوں پھولے نہیں سماتے۔ اور کیوں ان کے جوابات کا ہم سے مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر انہیں قرآن کریم پر اعتراضات کرنے کا شوق ہے۔ تو اس کے الفاظ پر کریں۔ اور پھر ہم سے جواب مانگیں نہ کہ زید و بکر کی باتوں کو پیش کر کے اپنی جہالت اور نادانی کا ثبوت دیں۔

اعتراض کرنے والے مہاشہ کے تمام اعتراضوں کی پڑتال تو الگ ہوگی جس کا پہلا نمبر اسی اخبار میں شائع کیا جا رہا ہے۔ لیکن بطور نمونہ ان کے دونوں مضمونوں میں سے ایک ایک اعتراض کا ذکر ہم بھی کر دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ سمجھدار اصحاب تفصیل کے ساتھ لکھے جانے سے پہلے ہی ان کے اعتراضات کی معقولیت کا اندازہ لگا سکیں

مہاشہ صاحب نے اپنے پہلے مضمون میں اس آیت کو کہ وقالت الیہود عزیر ن ابن اللہ وقالت النصریٰ المسیح ابن اللہ پیش کر کے "عیسائی و یہودی مشرک ہیں" کے عنوان سے لکھا ہے۔

"اور یہود عزیر کو وہ عیسائی مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں (سو یہ مشرک ہیں)"

اگرچہ اس آیت کے معنی کے ساتھ "(سو یہ مشرک ہیں)" کا فقرہ اپنی طرف سے () دیا گیا ہے۔ تاہم ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ اس سے قرآن کریم پر اعتراض کیا پڑتا ہے۔ کیا معترض کے نزدیک کسی انسان کو پرمیشور کا بیٹا ماننے والے سچے اور حقیقی موحد ہیں۔ اگر ہیں۔ تو بتلائیں۔ کہ ان کے رشی پنڈت دیانند نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کیوں کہا کہ

"اے عیسائیو اب تو اس وحشیانہ مذہب کو چھوڑ کر شائستہ ویدک دھرم قبول کرو"
"ستیارتھ پرکاش صہ۳۲"

اب جبکہ مہاشہ جی پنڈت دیانند صاحب کے ان الفاظ کو غلط سمجھتے ہیں۔ اور عیسائیوں کے عقائد کو صحیح اور درست مانتے ہیں۔ تو پھر انھیں بپتسمہ لیکر باقاعدہ عیسائی بننے میں کیا روک ہے۔ تبدیل مذہب کا چسکا تو انھیں پڑ ہی چکا ہے۔ اور موجودہ حالت سے عیسائی ہو کر زیادہ آرام میں بھی رہینگے۔ پھر دیر کیا ہے۔ ہاں اگر وہ عیسائیوں کے مسیح کو ابن اللہ کہنے کو تو صحیح سمجھتے ہیں۔ مگر ان کے دیگر عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ تو کم از کم اسی بات کا اعلان کر دیں۔ لیکن اگر وہ ایک آریہ ہونے کی حیثیت سے اس عقیدہ کو غلط سمجھتے ہیں جسے قرآن کریم غلط اور مشرکانہ قرار دیتا ہے۔ تو پھر اعتراض کیسا۔ مہاشہ جی کو شرم کرنی چاہئے۔ کہ دعویٰ تو قرآن کریم پر اعتراض کرنے کا ہے۔ اور عقل اور سمجھ کی یہ حالت ہے

یہ تو ہم نے ان کے پہلے مضمون کے اعتراضات کا نمونہ دکھایا ہے۔ دوسرے مضمون میں جو اعتراض انھوں نے کئے ہیں۔ وہ اس سے بھی زیادہ عجیب و غریب ہیں۔ اب ان میں سے ایک کا ذکر کرتے ہیں۔ مہاشہ جی نے سورہ نور رکوع ۴ کی حسب ذیل آیت بطور اعتراض پیش کی ہے۔ ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن ولا یبدین زینتھن الا لبعولتھن او اباءھن او اباء بعولتھن او ابناءھن او ابناء بعولتھن او اخوانھن او بنی اخوانھن او بنی اخواتھن او نسائھن اور اس کے معنی یہ لکھتے ہیں کہ

"اور اپنے زیب و زینت کو نہ دکھائیں۔ مگر جو ظاہر ہوا اوڑھنیاں اور گریبان بند رکھیں۔ اپنے پوشیدہ سنگار کسی کو نہ دکھائیں۔ مگر اپنے شوہروں۔ باپوں۔ سسروں۔ فرزندوں اور خاوند کے بیٹوں۔ بھائیوں بھتیجوں بھانجوں اور اپنے دین کی عورتوں کو"

یہاں ہم اس بات سے قطع نظر کرتے ہوئے کہ اس ترجمہ میں کس قدر لفظی غلطیاں ہیں۔ مہاشہ جی سے یہ پوچھتے ہیں۔ کہ قرآن کریم کے اس حکم میں

آپ کو قابل اعتراض بات کونسی نظر آتی ہے کیا عورتوں کو غیر مردوں کے سامنے ہونے اور انھیں اپنی زیب و زینت دکھانے سے منع کرنا آپ کے نزدیک بری بات ہے۔ اور اسی وجہ سے آپ اسلام کو چھوڑ کر آریہ بن گئے ہیں۔ تو آپ نے بہت ہی اچھا کیا ہے۔ کیونکہ اسلام میں آپ ایسی فطرت کے لوگوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ بلکہ اسی حلقہ میں ہے۔ جسے اب آپ نے منتخب کیا ہے۔ اور جہاں اس قسم کی شکایت آپ کو ہرگز نہ ہوگی۔ چونکہ اسلام ہر قسم کی بے حیائی اور بے شرمی کی راہوں سے روکتا ہے۔ اور بدکاری کے راستوں کو بند کرتا ہے۔ اس لئے اس نے مسلمان عورتوں کو غیر مردوں کے سامنے ہونے اور انھیں زیب و زینت دکھانے سے منع کر دیا ہے۔ اب اگر آپ کو اسلام کا یہ حکم پسند نہیں۔ تو نہ ہو لیکن کوئی باعزت اور باشرم انسان ایک لمحہ کے لئے بھی اس پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ معلوم نہیں مہاشہ جی کا اپنا طرز عمل کیا ہے آیا وہ صرف زبانی ہی اس کے خلاف آواز اٹھاتے ہیں۔ یا عملی طور پر بھی اس کی مخالفت کرنے کی اپنی مستورات کو اجازت دیتے ہیں۔ لیکن خواہ کچھ ہو اس میں شک نہیں۔ کہ کوئی باعزت انسان کبھی یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ اس کی ماں یا بیوی یا بہن یا لڑکی بن سنور کر غیر مردوں کو اپنے ناز و کرشمے دکھلائے۔ پس جب یہ بات ہے۔ تو مہاشہ صاحب کو سمجھ لینا چاہئے۔ کہ قرآن کریم کے اس ارشاد پر جس میں عورتوں کو غیر مردوں کے سامنے ہونے اور انھیں زیب و زینت دکھلانے سے روکا گیا ہے ان کا معترض ہونا۔ اور ایڈیٹر صاحب پرکاش کا اس اعتراض کو شائع کرنا کیا ظاہر کرتا ہے۔

یہ ہے مہاشہ صاحب کے اعتراضات کی حقیقت اسی سے اندازہ لگا لینا چاہئے۔ کہ ان کے دوسرے اعتراضات کس پایہ کے اور کیسے معقول ہونگے۔ اس علمیت اور قابلیت کے مہاشہ صاحب ہرگز اس قابل نہیں ہیں۔ کہ ہم انھیں مخاطب کریں۔ اور ان کے اعتراضات کے جواب دینے کی ضرورت سمجھیں۔ لیکن چونکہ ایڈیٹر صاحب پرکاش نے ہمارے مقابلہ پر آنے کی جرأت ظاہر کرتے ہوئے انھیں بطور اپنے قائم مقام کے پیش کیا ہے۔ اور ان کی ذات پر بڑا فخر بھی کیا ہے اس لئے ان کے اعتراضات کی مفصل پڑتال کرنے کا کام تو ہم ایک معزز دوست کے سپرد کرتے ہیں۔ جو انشاء اللہ مہاشہ صاحب کی بے علمی اور جہالت پر بہت اچھی طرح روشنی ڈالیں گے اور خود ایڈیٹر صاحب "پرکاش" سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ اگر وہ "ستیارتھ پرکاش" کے متعلق ہمارے پیش کردہ اعتراضات کے جواب دینے کی ہمت رکھتے ہیں۔ اور اقرار سے پھر جانے کو نامردی سمجھتے ہیں تو سامنے آئیں اور جواب پیش کریں۔ ہم ان کے جوابات کی نامعقولیت ثابت کرنے کے لئے خدا کے فضل و کرم سے ہر وقت تیار اور آمادہ ہیں اگر انھوں نے یہ جرأت کی تو دیکھ لیں گے کہ کیا گذرتی ہے۔ لیکن اگر ہمارے اعتراضات کا ان کے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ تو وہ اس بات کا اعلان کر دیں۔ اس پر ہم ہرگز ان سے جواب کا مطالبہ نہیں کریں گے لیکن اگر انھوں نے نہ تو جواب دینے کی ہمت کی اور نہ اس قسم کا کوئی اعلان شائع کیا تو ایک طرف تو ہم پہلے اعتراضات کے جواب کا مطالبہ جاری رکھینگے۔ اور دوسری طرف ستیارتھ پرکاش کی اس شرمناک اور اخلاق سے گری ہوئی تعلیم پر روشنی ڈالیں گے جسے تاحال ہم نے عفو و درگذر کے اصل پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے نہیں چھیڑا

اب چونکہ ایڈیٹر صاحب "پرکاش" "ستیارتھ پرکاش" کے اعتراضات کے جواب نہ دے سکنے کی ندامت اور شرمندگی مٹانے کے لئے قرآن کریم کی تعلیم پر نہایت لغو اور بیہودہ اعتراضات شائع کر رہے ہیں۔ اس لئے ان اعتراضات کی قلعی کھولنے کے ساتھ ساتھ "ستیارتھ پرکاش" کی نہایت گندی۔ ناپاک۔ اور اخلاق سے گری ہوئی تعلیم کو بھی ہم آئندہ اس لئے پیش کریں گے۔ کہ تا معلوم ہو جائے کہ جن لوگوں کی یہ تعلیم ہے۔ وہ قرآن کریم کی پاک اور بے نقص تعلیم پر کس منہ سے اعتراض کرنے کی جرأت کر سکتے ہیں۔ پس ایڈیٹر صاحب "پرکاش" کو ہمارے اس سلسلہ مضامین کو مطالعہ فرمانے کے لئے تیار ہو جانا چاہئے۔ اور پہلے اعتراضات کے جوابات دینے کے ساتھ ہی ان کی بھی فکر کر لینی چاہئے۔ اُمید ہے کہ جس طرح ہم نے اس کے کبھی سے کر شائع کئے ہوئے اعتراضات کو ٹھنڈے دل سے پڑھا ہے۔ اسی طرح وہ بھی ہمارے اعتراضات کو نہایت اطمینان کے ساتھ پڑھینگے۔ اور اگر انہیں کوئی بات ناگوار گذریگی۔ تو اس کا ذمہ وار ہمیں قرار نہیں دیں گے بلکہ اپنے آپ کو ہی سمجھینگے۔ کیونکہ ہم نے بحالت مجبوری "ستیارتھ پرکاش" کی یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ اگر وہ قرآن کریم پر بیہودہ اعتراضات نہ شائع کرتے۔ تو ہم بھی "ستیارتھ پرکاش" کی اس تعلیم کو پیش نہ کرتے۔

النظـــــــر

النبوۃ فی الاسلام

اس نام سے جناب مولوی سید ارادت حسین صاحب احمدی رئیس موضع اورین ضلع مونگھیر صوبہ بہار نے ایک ساٹھ صفحہ کا رسالہ شائع فرمایا ہے۔ جس میں آپ نے مسئلہ ختم نبوت پر نہایت عمدگی اور خوبی سے بحث کی ہے۔ اور قرآن کی آیات احادیث صحیحہ اور اقوال صلحاء سے ثابت کیا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اُمت کے لئے دروازہ نبوت بند نہیں بلکہ آپ کی کامل اتباع سے درجہ نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مصنف موصوف مولوی محمد علی صاحب مونگھیری جس نے اس نواح میں سلسلہ احمدیہ کے خلاف بہت فتنہ پھیلایا ہوا ہے کے ان مضامین کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ جو

صداقت الاسلام

دیانندی شبہات کا قلع قمع

(از جناب مولوی ابو محمد محفوظ الحق صاحب)

(۱)

بے بنیاد بات اور آریہ اخبارات

لالہ دیوی چند ایم۔اے نے آریہ سماجیوں کے کان میں یہ پھونکا۔ کہ احمدی سکول میں "درثمین" پڑھائی جاتی ہے جس کا لٹریچر بھی گندہ ہے۔ آریہ اخبارات نے اس بے بنیاد بات کا بتنگڑ بنالیا اور پبلک کو ابھارنا اور بیکار شور و غل مچانا شروع کردیا اور اپنے زعم باطل میں یہ سمجھ کر کہ احمدیوں کے خلاف بدگمانی اور جوش پھیلانے کا یہ اچھا موقع ہاتھ آیا۔ بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے۔ اور جی میں ٹھان لیا کہ احمدیوں اور "درثمین" کے متعلق خوب خوب افترا سے کام لو۔ اور جان جان کر اتہام تھوپو۔ پھر تو سب کام بن جائیگا ؎

کہتے ہیں غیر مورد الزام ہوگیا
یہ کام ہوگیا۔ تو بڑا کام ہوگیا

ہمارا ڈیفنس

مگر جب ہماری طرف سے حقیقت منکشف کردی گئی۔ واقعی و تسکین بخش جوابات دیئے گئے۔ آریوں کا طلسم باطل توڑ دیا گیا اور معاملہ کامل روشنی میں آگیا۔ تو پھر بھی بیچارے آریہ سماجی آنکھیں مل مل کر اور دانت پیس پیس کر چیختے رہے۔ کہ "درثمین" ضبط کی جائے اور گورنمنٹ سے درخواست بھی کردی۔ مگر ؎

فضول جوش میں ایسا سوال کر بیٹھے
یہ لوگ خواہش امر محال کر بیٹھے

"ستیارتھ پرکاش" کے راز فاش

پھر جب ہماری طرف سے سماج کی مایہ ناز کتاب "ستیارتھ پرکاش" کی متعفنانہ تعلیم کا راز فاش کیا گیا اور اس کی دل آزار لٹریچر کی حقیقت طشت از بام کردی گئی تو بجائے اس کے کہ آریہ اخبارات سچے دل سے اس پر غور کرتے یا صداقت سے "ستیارتھ پرکاش" کی غدارانہ اور ناپاک باتوں سے بیزار ہو کر راستی کی راہ اختیار کرتے انہوں نے نہایت کج ادائی کیساتھ ناک بھوں چڑھا کر ہمیں کوسنا شروع کردیا اور "ستیارتھ پرکاش" کی صفائی معقول رنگ میں پیش نہ کر کے اپنے سکوت سے "ستیارتھ پرکاش" کی متعفنانہ تعلیم اور دل آزار لٹریچر پر مہر لگا دی اور ان کی مسلمات کے ماتحت "ستیارتھ پرکاش" نے انہیں بہت ہی مضبوط الزامات کی رسیوں میں جکڑ دیا۔ بلکہ غیبی قوت نے آسمانی نشان بنکر یہ دکھا دیا کہ اس طرح خدا کے مامور کے دشمن مغلوب و مخبوط الحواس کردیئے جاتے ہیں۔ چلے تھے "درثمین" کا گلا گھونٹنے۔ مگر خود اپنے ہی ہاتھوں "ستیارتھ پرکاش" کو گرفتار کرادیا۔ سچ ہے آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے۔ ؎

نتیجہ ان کی کوشش کا عجب الٹا نکل آیا
ہمیں الزام دیتے تھے قصور انکا نکل آیا

مرتا کیا نہ کرتا

مگر آپ جانتے ہیں کہ "آدمی زادہ طرفہ معجونے است" جب یہ اپنی رنگ رلیوں پر آتا ہے۔ تو شیطان کے بھی کان کتر لیتا ہے" جب سماجی دوست ہمارے گراں بار اعتراضات کے انبار کے نیچے دب گئے تو انہوں نے پڑے پڑے وہیں سے پنجے نکال کر کھروینچے مارنا شروع کئے۔ نہ وہ "درثمین" کو غلط ثابت کرسکے۔ نہ "ستیارتھ پرکاش" پر سے الزامات اٹھا سکے نہ ہمارے دھواں دھار مضامین کے عاقلانہ جوابات دے سکے تو پھر "مرتا کیا نہ کرتا" بیچاروں سے اور کچھ تو نہ بن پڑا قرآن شریف پر اعتراضات کر کے اپنی جان چھڑانی چاہی "اعتراضات" نہیں نہیں بلکہ وساوس و خطرات اور وہ بھی قرآن شریف پر نہیں۔ بلکہ ایک اردو ترجمہ پر اور مترجم کے ذاتی خیالات پر۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" لاہور مورخہ ۱۸۔ اگست میں "احمدی اخبارات سے چند باتیں" ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں آیتوں کے ترجمے بعض جگہ آیتیں بھی غلط سلط لکھکر غلط نتائج اخذ کئے گئے اور ناروا حملے کئے گئے ہیں۔ جن کا جواب ہم ہرگز نہ دیتے۔ کیونکہ یہ وہی فرسودہ خیالات واہیات۔ اور وہی لغو اعتراضات ہیں۔ جن کے جواب اسلامی پریس کی طرف سے مکرر سہ کرر بلکہ بارہا دیئے جاچکے ہیں۔ اور تحقیقی و الزامی ہر رنگ میں کامل روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ پھر یہ کہ اعتراضات قرآن پاک پر نہیں بلکہ مولوی وحید الزمان صاحب کے ترجمہ پر ہیں۔ اور ہم کسی کے ترجمہ کے ذمہ وار نہیں ہیں اور نہ کسی کے کئے ہوئے اردو ترجمہ پر اعتراضات سے قرآن کریم پر حرف آتا ہے۔ یہ محض آریوں کی ڈھٹائی ہے۔ کہ مرے ہوئے اعتراضات۔ جو اردو ترجمہ پر ہیں قرآن کریم پر سمجھکر ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جو درحقیقت قابل التفات نہیں مگر ہم تھوڑی سی توجہ صرف کرتے ہیں۔

اس لئے کہ ہمارے سماجی دوستوں کے دل تڑپتے۔ اور آنکھیں ترستی نہ رہجائیں۔ کہ ہائے جواب نہ آیا اور مدت کی بھوک اور پیاس نہ بجھی۔

پھر اس لئے کہ سماجی مہاشہ یہ نہ سمجھ بیٹھیں کہ ہم ان کے بے ہودہ اعتراضات کی قلعی نہیں کھول سکتے یا کچھ کمزوری کا ثبوت دینا گوارا کیا ہے کیونکہ ہم اس جری اللہ کے ماننے والے ہیں جس نے آریوں کے لیڈر پنڈت لیکھرام کو بایں الفاظ چیلنج دیا تھا کہ بیا بنگر ز غلمان محمدؐ۔ پس آریہ گزٹ "پرکاش" "تیج" "آریہ پترکا" "کانپور گزٹ" کان کھول کر سنیں اور خوب یاد رکھیں۔ ہاں اچھی طرح سمجھ کر یاد رکھیں کہ

پکارتی ہے یہ "الفضل" کی ہر ایک دلیل
سماجیوں کے لئے تیغ آبدار ہوں میں

اعتراضات پر نظر

اب ہم پرکاش کے بغویات کے خس وخاشاک کو پھونک کر خاک کرتے ہوئے ناظرین سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس منظر کے دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں (نقل کفر کفر نباشد)

"پرکاش لکھتا ہے:-

"حضرت محمدؐ و اس کے چیلوں کا برتاؤ

قرآن پارہ ۲۶ سورۃ فتح رکوع ۱۲

محمد اور اس کے ساتھی سخت دل ہیں۔

کافروں پر۔ نرم دل ہیں آپس میں"

اس حوالہ میں سورہ فتح کا بارہواں رکوع بتایا گیا ہے۔ آہ یہ لیاقت اور اس پر یہ شوخی۔ اور پاک کلام الٰہی پر اعتراض کرنے کی جرأت اور منہ زوری

وہ بت کرے خدائی کے دعویٰ خدا کی شان

جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا

"محمدؐ اور اس کے ساتھی" یہ کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ تمام سورۃ فتح میں کہیں کوئی لفظ ایسا نہیں جس کا ترجمہ "محمدؐ اور اس کے ساتھی ہو" یہ صرف مہاشہ جی کا خانہ ساز ترجمہ اور جعلی فقرہ ہے۔ اسی طرح "سخت دل ہیں" کا لفظ بھی منشاء قرآن پاک کے خلاف اور غلط ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم یا عام مسلمانوں کے متعلق قرآن عظیم میں ہرگز ہرگز کہیں ایسا لفظ نہیں آیا جس کا منشاء و مراد یہ ہو کہ وہ "سخت دل ہیں" اشداء علی الکفار کے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ شریروں کا شر روکنے میں بہت مضبوط ہیں۔ کہ ان کی شرارتوں کا کچھ اثر نہیں لیتے۔ کیونکہ شدید کے معنی ہیں کہ وہ چیز جو دوسرے پر اثر ڈال دے۔ مگر خود اثر نہ لے۔ تو فرمایا یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایسے مضبوط و شدید ہیں کہ اپنا اثر تو کافروں پر ڈالتے ہیں۔ لیکن ان کا اثر قبول نہیں کرتے۔

اور یہ ایک مسلّم حقیقت ہے۔ کہ ایمان پر جب تک اتنی پختگی اور مضبوطی نہ ہو۔ اس وقت تک حقیقی بشاشت ایمان ولذت عرفان اور سچی زندگی اور زندہ دلی پیدا نہیں ہوتی۔ جو بقاء قومی اور حیات ملی کی روح رواں اور ہر اصلاح کی جڑ اور ہر مصلحانہ عمل کی جان ہے۔ دنیا میں وہ لوگ کبھی کامیاب اور زندہ نہیں رہ سکتے نہ ہرگز کوئی وقعت حاصل کر سکتے ہیں۔ جو مخالفت کی چھری کے مقابل خربزہ کی مانند ہوں خود ہی ہر طرح اثر لیتے رہیں۔ اور دوسروں پر کوئی اثر نہ ڈالیں۔ قانون قدرت اور تاریخ عالم اور واقعات صحیحہ یہی گواہی دیتے ہیں۔

اسی سورہ فتح کے رکوع ہذا میں مسلمانوں کے اشداء علی الکفار ہونے کو تشبیہہ و تمثیل کے رنگ میں ملاحظہ فرمائیے۔ کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستوی علی سوقہ یعجب الزراع لیغیظ بھم الکفار (یعنی وہ جو دوسروں کا اثر نہ قبول کرنے والے اور اپنا اثر ڈالدینے والے ہیں۔ اپنی بڑھتی طاقت اور روز افزوں ترقی میں اس طرح بڑھنے والے ہیں جس طرح کھیتی کہ اس نے پہلے (زمین سے) اپنی سوئی نکالی۔ پھر اس سوئی کو قوی کیا (یہاں تک) کہ آخر کار کھیتی اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی اور اپنی سرسبزی سے کسانوں کو خوش کرنے لگی یہی سرسبزی وشادابی وترقی خدا نے انھیں دی کہ منکروں کو غیظ وغضب میں ڈالے" دنیا میں دیکھا جاتا ہے۔ کہ تنگ دل لوگ ہمیشہ دوسروں کی ترقی و فراخی سے کڑھتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ آتش حسد میں جلتے ہیں۔ ؎

شور بختاں بآرزو خواہند

مقبلاں را زوال نعمت وجاہ

پس جس طرح ایک مفلس قلاش پر ایک خوشحال سخت گراں ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلامی ترقیات سے کڑھنے والے کافروں پر مسلمان سخت گراں ہو کر اس رنگ میں بھی اشداء علی الکفار کے مصداق ٹھہرے۔ سختی دل کے معنی غلط اور بالکل غلط قرآن کریم اس کی تردید بھی اسی آیت میں کرتا کہ ذرا دونوں آنکھیں کھول کر آیت کے دونوں فقرے دیکھئے۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم دوسرے فقرے رحماء بینھم کے معنی یہ ہیں کہ وہ نرم دل ہیں۔ رحمت نرم دلی کو کہتے ہیں۔ اور رحماء نرم اور سیال چیز کو کہتے ہیں۔ جیسے پانی۔ جو اثر لیتا بھی ہے اور دیتا بھی ہے۔ یعنی وہ آپس میں رحیم وکریم ہیں۔ ایک دوسرے پر اثر ڈال بھی دیتے ہیں اور لے بھی لیتے ہیں۔ پس ان دونوں فقروں میں صحیح انسانی وایمانی صفات کاملہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ یعنی وہ حق کو چھوڑ کر باطل کو قبول کرنے والے نہیں (بینھم) آپس میں۔ اس لفظ نے یہ بتا دیا۔ کہ وہ ایک دوسرے کی بات ماننے والے حق کو قبول کرنے والے یکجہت اور نرم دل ہیں۔

اشداء علی الکفار ایک اور رنگ میں۔

یا یوں سمجھیے کہ ہمیشہ ایک کمزور آدمی زبردست اور زور آور سے ڈرتا اور دبتا رہتا ہے۔ اور وہ زبردست و زور آور آدمی اس کمزور آدمی کو سخت گراں معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح اہل ایمان کے دلائل کی قوت وطاقت کے سامنے غیر لوگ کمزور اور دل میں ڈرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے اہل ایمان ان پر سخت گراں ہوتے ہیں۔ جس کا باعث اہل ایمان کے علمی دلائل اور پر زور براہین اور زندہ وقوی حجتیں ہوتی ہیں۔ دل کی سختی کی طرف تو یہاں اشارہ بھی نہیں۔ مراد ہونا تو بڑی چیز ہے۔ دلائل رکھنے والوں کو اشداء علی الکفار کا مصداق دیکھنا ہو تو وہ نظارہ دیکھو جہاں آریہ سماج کا بھرا جلسہ ہو۔ اور ایک احمدی مبلغ پہنچ جائے۔ پھر تو آریہ اندر ہی اندر گھس کر پلپلے ہونے لگتے ہیں۔ اور دلائل کی سختی اور دلائل والے کی قوت وغلبہ کا احساس۔ بلکہ مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ اور اشداء علی الکفار کے صحیح معنے آنکھوں سے نظر آجاتے ہیں۔

اشداء علی الکفار کا فلسفہ

یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنے مذاق کے علاوہ دوسرے مذاق کو سخت ناگوار محسوس کرتا ہے۔ بالخصوص جب کہ اس کا مذاق ادنیٰ اور ردی اور دوسرے کا مذاق اعلیٰ اور بہتر ہو۔ مثلاً جرائم پیشہ اقوام پر پولیس اور حفاظتی عملہ سخت گراں ہوتا ہے اسی طرح ہر مجرم کو حاکم ہر خفیہ سازش کرنے والے کو سی۔ آئی۔ ڈی۔ ہر مخویانہ کتاب کے اسرار طشت از بام وفاش کرنے والے اس کتاب کے ماننے والوں پر سخت گراں ہوتے ہیں۔ پس اشداء علی الکفار تو فطرت وقانون قدرت کے ماتحت چلنے والوں کی مبارک صفت ہے۔ اس کا ترجمہ "سخت دل" کرنا اپنی ناانصافی اور سخت دلی کا اعلان کرنا ہے ہمیں اُمید نہ تھی کہ آریہ اخبارات ایسی لغو ہفوات لکھ کر اپنی سخت دلی کا کھلا کھلا اظہار کریں گے ؎

مہر کی تجھ سے توقع تھی ستمگر نکلا
موم سمجھے تھے ترے دلکو سو پتھر نکلا

اسلام میں رحم کی تعلیم

ہاں آریہ اخبارات کو یہ بھی ہدایت کئے دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنے خودساختہ مطلب سے کہ:۔ "محمدؐ اور اس کے ساتھی سخت دل ہیں" بیشک ایک بڑے دھوکہ میں ہیں۔ قرآن شریف اس کی صاف الفاظ میں تردید کرتا ہے۔ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتا ہے ولو کنت فضا غلیظ القلب لانفضوا من حولك۔ اے ہمارے حبیب اگر تم اکھڑ یا سخت ہوتے۔ تو یہ لوگ تمہارے پاس سے چل دیتے۔ ہرگز پروانہ وار جمع نہ رہتے۔ مسلمانوں کے متعلق فرماتا ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس غصہ کو ہضم کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے۔ واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما جب اُن سے نادان لگتے ہیں۔ تو وہ دعائیں دیتے ہیں۔ ہمارے آقا و نامدار سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء تم خدا کے بندوں پر رحم کرو۔ خدا تم پر رحم کریگا۔ اور فرمایا من لا یَرحَمُ لایُرحَمُ۔ جو مخلوق پر رحم نہیں کرتا۔ خدا اس پر رحم و رحمت نہیں کرتا۔ اور فرمایا واعف عمن ظلمك واحسن الی من اساء الیك

ہمارے واجب التعظیم پیشوا امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

کیا علماء دیوبند ہم سے مباہلہ کریں گے؟

(از جناب اکمل صاحب قادیان)

وہ کمیٹی جو ہندوستان میں سازشوں کی رپورٹ کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی۔ اس نے اسلامی شورش کی لہر کے سلسلہ میں دیوبندیوں کے مولانا محمود حسن کا ذکر بھی کیا۔ کہ وہ بھی ایک حد تک اس سازش میں شریک تھے۔ اور مولوی عبید اللہ سندھی کا تو بہت ہی دخل بتایا ہے۔ اس پر بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اہل دیوبند نے مخبری کی ہے۔ اس کے جواب میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مددگار مہتمم دیوبند کی طرف سے ایک ضمیمہ اخبار الخلیل کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ جو اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہمارے پاس بھی تردید کے لئے قابل اعتماد اور مسکت دلائل موجود ہیں لیکن یہ امر ان ضعیف طبائع کے لئے جن کو ایسی جھوٹی خبروں سے کچھ اشتباہ ہو گیا ہو۔ ان معاندوں کو باینہمہ کوئی دلیل اور حجۃ رد کے والی نہیں .... تو پھر صورت فیصلہ وہی ہے۔ جس کی نسبت کلام اللہ میں ارشاد ہے۔ قل تعالوا ندع ابناء نا و ابنائکم و نسائنا و نسائکم۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مباہلہ کا حکم بمقابلہ ان لوگوں کے ہوا تھا جن کا جور وعناد اور کم بختی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ کوئی قوی اور روشن دلیل بھی ان کے لئے مفید نہ تھی پس جماعت معترضین جمع ہو جائے۔ اور موافق شرائط وقواعد مباہلہ کرے جماعت دیوبند تیار ہے۔

(ضمیمہ الخلیل بجنور یکم ستمبر ۱۸ء)

عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ کہ علماء دیوبند کے نزدیک مباہلہ جائز ہے۔ اور کسی امر کے فیصلہ کے لئے وہ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ تو کیا میں عرض کر سکتا ہوں۔ کہ جب جماعت دیوبند چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کو تیار ہے۔ تو کیوں اس امر کے بارے میں مباہلہ نہیں کرتی۔ جس پر آخرت کی نجات کا دار و مدار ہے۔ خدا کا برگزیدہ نبی مرزا غلام احمد مبعوث ہوا۔ اور اس نے تمام ہندوستان کے علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی مقابل پر نہ آیا۔ حتیٰ کہ علماء دیوبند بھی خموش رہے۔ اور یوں خدا کے مسیح کی صداقت پر مہر کر دی۔ اور بعض بیہودہ عذر تراشنے لگے کسی نے کہا پہلے عذاب کی تعیین کرو۔ کسی نے کہا غیر مامور کے لئے مباہلہ جائز نہیں۔ یہ تو پرانی باتیں ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے۔ کہ جب علماء دہلی سے مباہلہ کا ذکر آیا تو انہوں نے اشتہار شائع کیا۔ ہم مباہلہ اس شرط پر کریں گے۔ کہ ہم اسی مجلس میں سؤر یا بندر بن جائیں۔ لیکن جب ان سے اس بات کا شرعی ثبوت پوچھا گیا تو خاموش رہ گئے۔ سلسلہ کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ کو بارہا مباہلہ کا چیلنج دیا گیا۔ مگر مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کے نام سے اس کی جان قبض ہوتی ہے۔ وہ بھی اسی قسم کے بہانے پیش کیا کرتا ہے کہ عذاب کی تعیین کرو۔ پچھلے دنوں جب مسیح موعود کے

خدام سے مباہلہ کا ذکر آیا۔ تو سور و بندر کا جھگڑا لے بیٹھا۔ حالانکہ خود اپنا عمل اس کے خلاف تھا۔ اپنے مخالفین کو خود اس نے مباہلہ کا چیلنج دیا جب ہم نے پوچھا کہ آیا ان کی نسبت یقین سے اعلان کر سکتے ہو کہ وہ سور بندر بن جائیں گے۔ تو کچھ جواب نہ بن آیا۔ سوائے اس کے کہ عذاب دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ جب صورت معاملہ یہ ہے تو کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود اور اس کے خدام کے مقابلہ میں مخالفین میں سے کسی کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر کرے۔ حسن نظامی کس جوش سے اٹھا اور یہ بڑا بول بولا کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر مسیح موعود کے موجودہ خلیفہ کی جان قبض کر لوں گا۔ جب اسے بتایا گیا کہ ہم مسلمان ہیں اسلامی طریق پر مباہلہ کر لو۔ تو باوجود بارہ آدمیوں کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ آمدورفت دینے اور ذمہ واری امن دامان کے قادیان نہ آسکا۔ اور نہ ہی سات کروڑ مسلمانوں کے قائم مقام کو یہ حوصلہ ہوا کہ ایک ہزار مرید ساتھ لے کر لاہور آجائے۔ اور مباہلہ کرے ادھر حضرت مسیح موعود کے خدام کا یہ حال تھا کہ ایک ہزار کیا قریباً دو ہزار کی عرضیاں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں پہنچ گئیں۔ کہ خدا کے واسطے ہمیں اس مباہلہ میں ضرور شریک کیجیئے۔ بعض نے تو یہاں تک جوش اخلاص دکھایا کہ اپنا خرچ بھی پیشگی جمع کرا دیا ہر ایک ان میں سے یہی سمجھتا تھا۔ کہ ہزار کی تعداد پوری ہو گئی ہو گی۔ اور میں اس شرف کو حاصل نہیں کر سکونگا۔

اے علماء دیوبند یہ ہے وہ ایمان۔ جس کی نظیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سوا کہیں نہیں مل سکتی۔ سر بکف اور کفن بدوش پھرنا ہر مدعی اسلام سے ممکن نہیں۔ صادق و کاذب مخلص و غیر مخلص کی پہچان امتحان ہی کے وقت ہوتی ہے۔ حسن نظامی کا گویا تو یہ دعویٰ تھا کہ میں سات کروڑ مسلمانوں کا قائم مقام ہوں۔ اور کئی نواب اور راجے میرے مرید ہیں اور میں بڑا انشاء پرداز ہوں۔ یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے مقابل میں آکر بیان تک بے بس ہوا کہ پانسو آدمی بھی اپنے ساتھ لاہور نہ لا سکا۔ اور نہ خود مع اہل وعیال قادیان میں کرایہ ہم سے لیکر آنے کا حوصلہ پڑا۔ اور نہ ہی جواب میں کوئی پُر زور مضمون لکھ سکا۔ وہ جو مچھر اور جھینگر کا جنازہ بھی اٹھائے تو ایک شان سے اٹھائے۔ ایسا دم بخود ہوا کہ ایک سطر بھی لکھنی دشوار ہو گئی۔ غرض طالبان حق کے لئے اس میں نشان ہے۔ کہ بڑے بڑے علماء اور فقراء جن کو علم و فضیلت کا دعویٰ ہے اور جو نمائندگان اسلام ہیں ہمارے مقابل میں آکر رہ جاتے ہیں۔ اور باتیں بنانے لگتے ہیں۔

اگر کسی کو اس میں شک ہو۔ اور پچھلی باتوں کو بھول گیا ہو تو اب جماعت دیوبند کو مباہلہ کے لئے تیار کرے۔ ان کا کوئی زعیم اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتا ہے سنائے۔ پھر ہمارا جواب سنے اس کے بعد پھر بھی اگر اسے یقین رہے۔ کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اس کا امام (نعوذ باللہ منہ) مفتری اور کذاب اور اپنے دعوے میں غیر صادق تھا تو ہم سے حسب سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد تصفیہ شرائط مباہلہ کرے اور پھر دیکھے کہ ایک سال کے بعد کس پر عذاب نازل ہوتا ہے

کیا علماء دیوبند میں یہ ہمت ہے۔ کہ وہ اپنے اسلام کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں آئیں۔ اگر آئیں تو ہمیں وہ ہر طرح سے تیار پائیں گے۔ لیکن اگر وہ النزاع و اقسام کے حیلوں سے ٹالنے لگے۔ جیسا کہ مجھے یقین ہے۔ تو دنیا گواہ رہے کہ ایک دفعہ پھر ان پر حجت ملزمہ قائم ہو گئی۔

کیا جو خشیۃ اللہ رکھتے ہیں اور حق کی طلب میں ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں ان کیلئے اس میں ایک نشان نہیں کہ یہ لوگ آپس میں تو فروعی باتوں پر بھی مباہلہ کا چیلنج ایک دوسرے کو دیدیتے ہیں۔ مگر ہمارے مقابلے میں اول تو آتے ہی نہیں۔ اور جو آتے بھی ہیں۔ تو پھر خلاف شریعت اسلام شرطیں لگاتے اور یوں اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں۔ اے مدعیان اسلام! یہ فرار و انکار کا شیوہ کب تک

سوال دربارہ حدیث قرطاس

شیعوں کے ممتاز الافاضل سید محمد ہارون صاحب زنگی پوری میرے بعض سوالات کا جواب اخبار ذوالفقار میں شائع فرما رہے ہیں۔ ایک موقعہ پر آپ نے لکھا ہے کہ

"آپ کے خلفاء میں جو اس رئیس حضرت عمرؓ ہیں۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا۔ ان الرجل لیھجر۔ یہ شخص ہذیان بکتا ہے۔ اے معاذ اللہ کجا شان رسول اکرم اور کہاں یہ ہذیان جس کی نسبت آپ کی طرف دی گئی ہے۔" (دیکھو صحیح بخاری باب مرض النبی)

(ذوالفقار ص۲ نمبر ۲۲ جون ۱۹۱۸ء کالم ۲)

اسی طرح ذوالفقار ۲۲۔ اپریل ۱۹۱۸ء کے ص۲ کے ایڈیٹوریل میں بھی اس کلمہ کو بحوالہ صحیح بخاری وسلم حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ اصل الفاظ ایڈیٹر صاحب کے یہ ہیں۔

"یا تو صحیح بخاری صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں یہ غلط حدیث درج کر دی گئی ہے۔ پس صحاح کا درجہ پایہ اعتبار سے ساقط ہوگا اور یا لازم آئیگا کہ حضرت عمرؓ نے جناب رسالتمآب صلعم کو معاذ اللہ ہذیان کی نسبت دینے میں بہت بڑی جرأت سے کام لیا ہے۔"

اس اعتراض کی تحقیق میں میں نے سب سے پہلے مشکوٰۃ شریف کو دیکھا اور پھر اشعۃ اللمعات وغیرہ کو بھی دیکھا ہے۔ اور بعدہ بخاری ومسلم میں بھی ہر جگہ تلاش کیا۔ لیکن جو کلمات حضرت عمرؓ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ میری نظر سے نہیں گذرے خصوصاً بخاری باب مرض النبی میں جیسے کہ زنگی پوری شیعہ فاضل صاحب نے بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے۔ یہ عبارت نہیں پائی۔ میں نہایت مشکور ہونگا۔ اگر ایڈیٹر صاحب ذوالفقار یا سید محمد ہارون صاحب دوبارہ

ٹرکی میں اسیران جنگ

ٹرکی میں اسیران جنگ کی حالت کے متعلق گورنمنٹ آف انڈیا نے حال میں جو کمیونک شائع کیا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ قط العمارہ کے فتح ہونے سے پہلے ٹرکی میں ہندوستانی اسیران جنگ کی تعداد چنداں زیادہ نہ تھی۔ لیکن جب اپریل ۱۹۱۶ء میں قط العمارہ مسخر ہوگیا۔ اور برطانوی وہندی سپاہ کی کافی تعداد ٹرکی کے ہاتھ آئی۔ اس وقت ان کے آرام وآسائش کا انتظام کرنا ضروری ہوگیا۔ چنانچہ لنڈن میں ایک امدادی انجمن قائم کی گئی جس کے ذریعہ ان قیدیوں کو سوئٹزرلینڈ آسٹریا۔ اور بلغاریہ کی راہ سے پارسل وغیرہ بھیجے جاتے تھے۔ نیز قسطنطنیہ میں امریکن سفارتخانہ کی معرفت ان کو سامان آسائش پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔

بیمار قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق جنوری ۱۹۱۶ء میں ٹرکی کے ساتھ فیصلہ کیا گیا۔ جنوری ۱۹۱۷ء میں اسیران جنگ کی امدادی انجمن لنڈن میں قائم کی گئی۔ اس انجمن نے یہ بیڑہ اٹھایا۔ کہ وہ ہر ایک سپاہی کے لئے ضروریات زندگی مہیا کرے گی۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ جو پارسل ٹرکی میں اسیران جنگ کے نام جاتے تھے۔ وہ غیر معمولی توقف کے بعد ٹرکی میں پہنچتے تھے۔ گورنمنٹ آسٹریا ہفتوں تک ان پارسلوں کو روک رکھتی تھی اور پھر گورنمنٹ ٹرکی ان کو منزل مقصود تک نہ پہنچاتی تھی۔ جون ۱۹۱۶ء میں انجمن مذکور نے ایک غیر جانبدار جہاز میں سامان تعیش کا کافی ذخیرہ بھیجا۔ لیکن بدقسمتی سے وہ جہاز اپنی منزل پر نہ پہنچ سکا۔

امریکہ کے شریک جنگ ہونے سے پہلے یہ حالت رہی کہ امریکن قونصل متعینہ قسطنطنیہ اور حلب ان اسیران جنگ کی امداد کرتے رہے۔ اور گورنمنٹ انگریزی نے اس مطلب کے لئے امریکن سفارتخانہ کے پاس کافی سرمایہ جمع کرادیا۔ لیکن جب امریکہ بھی جنگ میں مصروف ہوگیا۔ تو اسیران جنگ کے مفاد ہالینڈ کے سفارتخانہ کے سپرد کئے گئے۔ گورنمنٹ ٹرکی نے غیر جانبدار نمائندوں کو نظر بندان جنگ کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی۔ ۱۹۱۷ء کے ماہ اگست میں ان کی مصیبت ناک حالت یہاں تک پہنچ گئی۔ کہ انگریزی گورنمنٹ نے ان کی امداد کا انتظام براہ راست اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کرلیا۔ قیدیوں کی تعداد ۱۵ ہزار سے متجاوز نہ تھی۔ لیکن ان کے لئے ساڑھے چار لاکھ پونڈ سالانہ کی رقم منظور کی گئی۔ امداد کا انتظام ہالینڈ کے وزیر متعینہ قسطنطنیہ کے سپرد کیا گیا۔ وزیر مذکور سامان آسائش خرید کر قیدخانوں تک پہنچاتا۔ اور ہر ایک سپاہی کو کچھ نقدی بھی دیتا تھا۔ ساتھ ہی ہندوستانی سپاہیوں کی امدادی کمیٹی لنڈن کو دوبارہ پارسل وغیرہ بھیجنے کی ہدایت کی گئی۔ وزیر مذکور خاص شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بہت سی تکالیف کے باوجود اپنے فرائض کو نہایت عمدگی وخوش اسلوبی سے انجام دیا۔

متذکرہ بالا طریق سے اسیران جنگ کی امداد کی جاتی ہے۔ لیکن ٹرکی کی موجودہ صورت حالات ان کی کامیابی کے لئے ایک سدراہ ہے۔ برطانوی افسران کو ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ ہندوستانی اور برطانوی سپاہیوں کو نقدی دینے کا دستور انسب ہے۔ کیونکہ پارسل وغیرہ دیر سے پہنچنے کی صورت میں وہ ضروریات زندگی خود خرید سکتے ہیں۔ لیکن ٹرکی میں گرانی اشیاء اس بات کی مقتضی ہے۔ کہ پارسلوں کے ذریعہ ضروری سامان آسائش بھیجا جائے۔ اس رسل ورسائل کا سلسلہ باقاعدہ کرنے کے لئے گورنمنٹ آسٹریا اور بلغاریہ سے خط وکتابت کی گئی ہے۔ لیکن اس کا تسلی بخش نتیجہ نکلا اس لئے مجبوراً ۱۹۱۷ء میں یہ تجویز ٹھہری کہ سوئٹزرلینڈ میں برطانوی اور ٹرکی نمائندوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ چنانچہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء پایہ تخت سوئٹزرلینڈ برن میں ایک عہدنامہ مرتب ہوا۔ جس کی رو سے قرار پایا کہ غیر جانبدار نمائندے قیدخانوں کا معائنہ کرسکتے ہیں۔ بیمار قیدیوں اور فوجی عمر کے اندر یا اس سے زیادہ جو سویلین ہوں ان کا تبادلہ ہوسکتا ہے۔ اس کانفرنس میں خط وکتابت سامان تعیش اور مزید طبی امداد کے لئے بھی انتظام کیا گیا۔ انگریزی گورنمنٹ نے فوراً اس عہدنامہ کو منظور کرلیا۔ لیکن گورنمنٹ ٹرکی نے گزشتہ ماہ اپریل تک اپنی منظوری نہ دی تھی۔ اگر ٹرکی اپنے وعدہ پر قائم رہا۔ تو یقیناً ٹرکی میں برطانوی اور ہندوستانی اسیران جنگ کی حالت بدرجہا بہتر ہوجائیگی۔ ہماری طرف سے ترکی بیماروں کے واپس بھیجے جانے کا انتظام کیا جارہا ہے۔ نیز ٹرکی میں ہم نے اپنے قیدیوں کو بہت سامان آسائش بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔

کتاب ”کشتی نوح“ دوبارہ چھپ گئی

کچھ عرصہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف فرمودہ کتاب ”کشتی نوح“ ختم ہوچکی تھی۔ لیکن چونکہ اس میں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو ایسی تعلیم دی ہے جس پر عمل کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے اس لئے باوجود کاغذ وغیرہ کی گرانی اور مشکلات کے حال میں اس کا دوسرا ایڈیشن اعلیٰ درجہ کے سفید کاغذ پر شائع ہوا ہے۔ جو پانچ آنہ قیمت پر قادیان کے کتب فروشوں سے مل سکتا ہے۔

جن احباب کے پاس نہ ہو بہت جلدی منگوائیں تاکہ تیسرے ایڈیشن کا انتظار نہ کرنا پڑے

اشتہارات

بصیغہ اشتہارات شائع ہونے والے امور کی صحت یا عدم صحت کا اخبار ذمہ دار نہیں ہے

(ایڈیٹر)

ملفوظات "نور" بھی شائع ہوگیا

یہ وہ در بے بہا و لعل بے بدل ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کی زبان مبارک سے نکلتے رہے۔ اور اخبار البدر میں چھپتے رہے۔ خاکسار نے ان کو ایک جگہ جمع کر کے شائع کیا ہے قیمت ۵ر محصول ڈاک ایک سے پانچ تک ۲ر

ملنے کا پتہ شیخ رحیم بخش احمدی مینجر انڈین بک ایجنسی امرتسر

نماز مترجم

منظور کردہ علماء قادیان جس میں تمام اذکار نماز ہر قسم و مسائل نماز درج ہیں۔ قیمت ۱/ ایک روپیہ میں ۲ نسخے

محمد یٰسین تاجر کتب قادیان سے منگوائیں

جدید کتب و رسائیجات سلسلہ

پیغام امام حضرت مسیح موعود کی وہ تقریر جو سنہ ۱۹۰۵ء میں لدھیانہ میں ہوئی چھپ گئی ہے قیمت ۳ر

موجودہ مصائب کے متعلق پیشگوئی ٹریکٹ فی سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ (عہر)

موجودہ زمانہ کا امام مؤلفہ مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب چونکہ اس کی امداد میں سیٹھ صاحب موصوف نے ایک معقول رقم عنایت فرمائی ہے اس لئے بغرض تقسیم ۲ر فی رسالہ اور اصل قیمت ۳ر ہے۔

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے مسلمان ہونے پر پانچ زبردست دلائل (چولہ) مرتبہ کرمی سید محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل مصنف موصوف کی قابلیت مسلمہ ہے۔ یہ ایک نہایت ہی مفید ٹریکٹ حال میں چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۲ پائی ۱ر

ذکر الٰہی ۱۰ر تصدیق المسیح ۲ر البشرۃ فی القرآن ۶ ملفوظات احمد

خاکسار **فخر الدین** احمدی ملتانی مہتمم احمدیہ کتب ایجنسی قادیان

باغ کا لطف وہی اٹھا سکتا ہے

جو ہمارے کارخانہ کی پائدار شاداب دو سالہ قلم اپنے باغ میں نصب کرے۔ بڑے قد آور رنگین آم کی قلمیں فی قسم کی خریداری پر خواہ کوئی آم ہو حسب پسند خریدار فی قلم ایک روپیہ پر دیجاویگی۔ کوئی آرڈر ۲ قلم سے کم کا نہیں لیا جاویگا۔ یہ رعایت آخر ستمبر تک ہے۔ ہماری فہرست ملاحظہ کر کے اپنے آرڈر کے ساتھ قیمت بھیجکر اس رعایت سے جلد فائدہ اٹھائیں۔

کارخانہ آفتاب نرسری ملیح آباد ضلع لکھنؤ

ضرورت نکاح

ایک نوجوان احمدی کے لئے جن کی عمر ۲۵ سال قوم راجپوت اور بمشاہرہ ۵۰ روپے ماہوار مستقل سرکاری ملازم ہیں رشتہ کی ضرورت ہے لڑکی تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہونی چاہئے۔

خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر ہو

م معرفت ایڈیٹر الفضل

علامہ راشد صاحب کی زنانہ تصانیف پڑھئے

"شام زندگی"

جو پانچویں مرتبہ چھپ چکی ہے۔ جس کی عمدگی کے ریویو نامی اخبارات نے کئے ہیں۔ اور خواجہ حسن نظامی صاحب اور مولوی ظفر علی خاں صاحب نے عمدگی کے مضمون لکھے ہیں۔ اس کا ایک ایک فقرہ تیر و نشتر کا کام نہ دے اور کام کا نہ معلوم ہو تو قیمت واپس لگا لیجئے دہلی کی خاص بیگمات کی پر لطف زبان لکھی ہے اور معاشرت کا فوٹو اتارا ہے۔ اس میں ایک خاتون کی شادی سے لیکر موت تک کا کامل ذکر ہے۔

قیمت

مجلد صرف ایک روپیہ

"صبح زندگی"

یہ شام زندگی کا پہلا حصہ ہے۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ ایک لڑکی کی پیدائش سے لے کر شادی تک کیونکر تعلیم و تربیت کرنی چاہئے آپ کی بیٹیوں کی اتالیق ہوگی۔ اصول نقشہ ہے۔ مجلد ایک روپیہ چار آنہ

"سات روحوں کے اعمالنامے"

یہ دوسری مرتبہ چھپا ہے۔ عالم ارواح کی سیر کرنی ہو یا پردہ موت کو ہٹا کر کچھ دیکھنا ہو تو یہ کتاب منگائیے یہ بھی راشد صاحب کی تصنیف ہے۔ اور بھی قصے ہیں منگائیے۔ مجلد ۱۲ر

"تمیز دار دلھن"

اس میں دو حقیقی بہنوں نے تعلقات زن و شوہر پر محققانہ بحث کی ہے۔ اس میں یہ بتلایا گیا ہے کہ شوہر کی اطاعت کرنی چاہئے مجلد ۶ر

"شکیلہ بیگم"

اس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک فضول خرچ شریف خاتون کو واقعات نے کس طرح کفایت شعار بنا دیا مجلد ۸ر

پتہ: مینجر شہرت ایجنسی فراشخانہ دہلی سے منگائیں

پری جمال صابون

جس کو شریف بیگمات نے خاص طور پر پسند فرمایا ہے۔ یہ صابن تازہ نفیس خوشبوؤں سے تیار کیا جاتا ہے۔ خوبصورتی پیدا کرنے میں لاجواب ہے۔ چہرے کے داغ دھبے مہاسے چند روز میں کھو دیتا ہے۔ فی بکس تین ٹکیاں معہ صابن دانی ایک روپیہ

پری بہار ہیر آئیل

یہ تیل اپنی بھینی بھینی مست خوشبو میں لاجواب ہے بالوں کو لمبا اور ملائم کرتا ہے۔ فی شیشی دس تولہ ایک روپیہ

پتہ

حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانہ نور تن دہلی

ہنگامۂ یورپ

بسرعت پیشقدمی - لندن ۴- ستمبر رائٹر کا نامہ نگار برطانی مستقر سے بدھ کی صبح کو حسب ذیل تار دیتا ہے۔

پسپا ہونے والے جرمنوں کا تعاقب جاری ہے جرمن عقب کی محافظ سپاہ ہماری باتریوں کو سرعت کے ساتھ پیش قدمی کرنے سے نہیں روک سکتی اور اکثر مشرق کی طرف نقل و حرکت کرنے والی جمعیتوں پر فائر کرتی رہتی ہے۔

موودرز میں داخلہ - لندن ۴- ستمبر رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ برطانیوں نے موودرز پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور ۳ میل کے محاذ پر لا لائی کی نہر کو عبور کرکے لودی بریتول کے مغربی مضافات سے دشت اورن کوٹ کے شمال مغربی حصوں تک پہنچ گئے ہیں۔

سماتسان کی سطح مرتفع پر قبضہ - لندن ۴- ستمبر رائٹر کا نامہ نگار امریکن مستقر سے لکھتا ہے گذشتہ ہفتہ میں سماتسان کی سطح مرتفع پر قبضہ کرنے کیلئے جو طویل و خونریز جنگ ہوئی وہ فتحمندی پر منتج ہوئی - جس میں جرمنوں کے بعض بہترین ڈویژنوں کو فرانسیسی و امریکن سپاہ نے بیکار کردیا۔ اب ہم اس سطح مرتفع پر قابض ہیں۔ غنیم نے ہماری ترقی کو روکنے کی کوشش میں سخت نقصان اٹھایا۔

گس کارڈ پر قبضہ - رائٹر کا نامہ نگار فرانسیسی مستقر سے لکھتا ہے کہ فرانسیسیوں نے گس کارڈ پر قبضہ کرلیا ہے۔

اٹلی نے زبردست حملہ روک دیا - لندن ۴- ستمبر اٹلی کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہم نے کوہ مارٹیلو کے جنوب میں غنیم کا ایک زبردست حملہ روک دیا۔ مگر غنیم نے کوہ مارٹیلو اور سان میٹیو کی چوٹی کے مابین۔ ایک چوٹی کی دو چوکیوں پر قبضہ کرلیا۔

دردانیال پر ہوائی حملہ لندن ۴- ستمبر ہمارے ہوائی جہاز دردانیال پر متواتر طلایہ گری کا کام انجام دیتے رہے - اس کے علاوہ ہم نے ایک یونانی دستہ کے ساتھ مل کر غلاطہ کے ہوائی سٹیشن اور گیلی پولی کے ہوائی آبی جہازوں کے مرکز واقع چناق پر بکثرت گولے پھینکے ایک برطانوی ہوائی جہاز واپس نہیں آیا۔

صلح کا نغمہ - لندن ۴- ستمبر ٹائمز کا فوجی مبصر اس امکان کی طرف توجہ دلاتا ہے - کہ جرمنی اپنے مشرقی دعاوی کے تسلیم کئے جانے کی شرط پر مغربی رزمگاہ کے متعلق آمادگی صلح کے طور پر فرانس کو خالی کردیگا۔

منجاصم وزرا کی کانفرنس - لندن ۴ ستمبر ایمسٹرڈم - جرمن وزیر خارجہ امیر البحر وان ہنٹز نے واپس پہنچکر وزیر اعظم کاونٹ مہارک اور وزیر خارجہ بیرن بوریان کے ساتھ مشورہ کیا۔

امریکا کی امدادی فوج - لندن ۴ ستمبر واشنگٹن ۱۳- اگست تک ۱۴۱۵ لاکھ امریکن فوج امریکہ سے روانہ کی جاچکی ہے۔

ہندوستان کی خبریں

کلکتہ کے اسلامی جلسے کی مخالفت کلکتہ میں انجمن معین الاسلام کی طرف سے ۸- ۹- ۱۰- ستمبر کو مسلمانان ہند کا جو عام جلسہ ڈیلی نیوز کے متعلق منعقد ہونا قرار پایا تھا۔ بنگال گورنمنٹ نے اسے بند کردیا۔

ہز اکسلنسی وائسرائے کی تقریر امپیریل کونسل کے اجلاس میں جو ۴- ستمبر کو بمقام شملہ منعقد ہوا - ہز اکسلنسی وائسرائے نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جس میں جنگ کے متعلق بعض امور کا تذکرہ کرنے کے بعد آئینی اصلاحات کی بابت اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

لڑائی کا اخبار مفت - صوبجات متحدہ کی پبلسٹی کمیٹی کا اخبار جس کا نام "لڑائی کا اخبار" ہے اور الہ آباد سے نکلتا ہے۔ .... درخواست بھیجنے پر مفت جاری ہو سکتا ہے۔ ہمارے صوبہ متحدہ کے احباب اپنے نام جاری کراکے فائدہ اٹھائیں۔

عربی پروفیسر کا استعفاء مسٹر اسٹوری انگریزی پروفیسر عربی علیگڈھ کالج نے بھی اپنے عہدہ سے استعفاء دیدیا ہے۔ اس طرح گویا یورپین اسٹاف کے تمام اراکین یکے بعد دیگرے علیحدہ ہوگئے۔

لاہور میں مجروحین جنگ کیلئے سکول لاہور میں مجروح سپاہیوں کے لئے ایک سکول جاری کرنے کی تجویز پنجاب گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

کلکتہ کے ایک مارواڑی کا چندہ کلکتہ کے ایک مشہور مارواڑی بابو کیشو رام نے جنگی تمسک میں چھیاسٹھ لاکھ ۵۰ ہزار روپے دیئے یہ چندہ انفرادی طور پر سب سے بڑھا ہوا ہے۔

عورتوں کو مردوں کے مساوی ووٹ کا حق کانگرس کے اجلاس خاص میں آئینی اصلاحات کا ریزولیوشن پاس ہونے کے بعد مسز سروجنی نیڈو نے تحریک کی کہ عورتوں کو مردوں کے مساوی ووٹ کا حق حاصل ہو۔ شریمتی انسویا سارا بائی نے اس کی تائید کی اور مسز کامدار نے تائید مزید کی۔ مالوی جی نے کانگرس کے آئندہ اجلاس تک ملتوی کرنے کے لئے کہا اور کہا کہ ملک میں پردہ ایسا سخت ہے کہ اگرچہ مستورات کو میونسپل انتخاب میں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے۔ لیکن انھوں نے کبھی اس سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ آخر رزولیوشن کثرت رائے سے پاس ہوا

ڈیلی نیوز کے متعلق سرکاری بیان اخبار ڈیلی نیوز کے متعلق بنگال کونسل کے اجلاس منعقدہ ۴- ستمبر میں سوال کرنے پر گورنمنٹ کی طرف سے کہا گیا کہ گو کل گورنمنٹ اس اخبار کے اس بیان کو ٹھیک سمجھتی ہے مگر کسی کے مذہبی جذبات کو صدمہ پہنچانیکا کوئی ارادہ نہ تھا..... اور یہ الفاظ قانون مطابع کے تحت میں نہیں آتے۔ اس لئے قانون کے مطابق کوئی کارروائی

باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا